Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

مسلمان ہونے کی خوبصورتی تبھی ظاہر ہو گی جب وہ ایمان میں مضبوط ہو اور اسلام کی حقیقت کو سمجھتا ہو۔ ایمان یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو اور اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی ہر شر سے بچا کر رکھے اور دوسروں کے لئے بھی سلامتی کے سامان کرے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 11۔ستمبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک شخص جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے مسلمان ہونے کی خوبصورتی تبھی ظاہر ہو گی جب وہ ایمان میں مضبوط ہو اور اسلام کی حقیقت کو سمجھتا ہو۔ ایمان یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو اور اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی ہر شر سے بچا کر رکھے اور دوسروں کے لئے بھی سلامتی کے سامان کرے۔ پس یہ خلاصہ ہے ایمان اور اسلام کا۔ اگر مسلم دنیا اس بات کو سمجھ لے تو دنیا میں پائیدار امن اور سلامتی قائم کرنے اور بکھیرنے کے ایسے نظارے نظر آئیں جو دنیا کو جنت بنا دیں۔

اس زمانے میں اس حقیقی ایمان کو دلوں میں قائم کرنے اور حقیقی اسلام کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا اور آپؑ کی طرف منسوب ہونے کے بعد یہی ہماری ذمہ داری ہے کہ حقیقی ایمان کو قائم کرتے ہوئے اور اسلام کا صحیح نمونہ بنتے ہوئے اس کام میں آپ کے مدد و معاون بنیں۔ دنیا کو ایمان کی حقیقت بتائیں اور سلامتی پھیلانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے نظام کے ذریعہ سے یہ کام تو کر رہی ہے دنیا میں ہر جگہ۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا نمونہ بنائے تا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کرنے والا بنے۔ آجکل مسلمان دنیا میں بدقسمتی سے جو فساد برپا ہے اس نے اسلام کے نام کو بدنام کیا ہوا ہے۔ کاش کہ مسلمان ممالک اس بات کو سمجھیں کہ ان کے ذاتی مفادات نے اسلام کو کس قدر زد پہنچائی ہے اور شدت پسند تنظیمیں اور گروہ بھی اس وجہ سے ابھری ہیں کہ ہر سطح پر مفاد پرستی زور پکڑ رہی ہے۔ ملکوں کے امن برباد ہو رہے ہیں۔ نہ خود امن میں ہیں نہ دوسروں کو سلامتی پہنچا رہے ہیں۔ نہ حکومت رعایا کے ساتھ انصاف کر رہی ہے نہ رعایا حکومت کے حق ادا کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ ان دونوں کی بے اعتدالیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب تک یہ دونوں پہلو (یعنی حکومت کے فرائض اور رعایا کے فرائض) اعتدال سے چلتے ہیں تب تک اس ملک میں امن رہتا ہے اور جب کوئی بے اعتدالی رعایا کی طرف سے یا بادشاہ کی طرف سے ظہور میں آتی ہے تبھی ملک میں سے امن اٹھ جاتا ہے۔

بدقسمتی سے یہی کچھ ہم آجکل اکثر مسلمان ممالک میں دیکھ رہے ہیں اور پھر اسلام دشمن قوتیں بھی اس سے اپنے مفادات حاصل کر رہی ہیں۔ ایک طرف تو دونوں کو جھگڑے بڑھانے میں مدد کی جاتی ہے تو دوسری طرف شدت پسند گروہوں کی کارروائیوں کو شہرت دے کر پریس اور میڈیا بے انتہا کوریج دیتا ہے اور یہ کوریج دے کر اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ میں نے بعض انٹرویوز جو میڈیا کو دیئے ان میں ایک بات یہ بھی انہیں کہی تھی کہ اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے اور اسے شدت پسند اور دہشت گرد مذہب کے طور پر پیش کرنے میں تم جو میڈیا والے ہو تمہارا بھی ہاتھ ہے۔ میڈیا انصاف سے کام نہیں لیتا۔ کسی گروہ کے یا ملک کے حکمرانوں کے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں سیاسی عزائم کو تم مذہب کا نام دے کر پھر اسلام کی تعلیم کو بدنام کرتے ہو اور پھر اس کو اتنی شہرت دیتے ہو کہ تم نے دنیا میں رہنے والے لوگوں کی اسلام کے متعلق سوچیں ہی بدل دی ہیں یا جو اسلام کو جانتے نہیں ان کے ذہنوں میں اسلام کا ایسا تصور پیدا کر دیا ہے ایسا ہوا کھڑا کر دیا ہے کہ ان کے چہرے اسلام کا نام سن کر ہی متغیر ہو جاتے ہیں اور جہاں تمہارے اپنے مفادات ہوں وہاں خبریں دبا بھی دیتے ہو۔ ہزاروں لاکھوں مسلمان جو امن کی بات کرتے ہیں ان کا ذکر میڈیا نہیں کرتا یا انہیں وہ پذیرائی نہیں ملتی جو منفی رویے دکھانے والوں کو ملتی ہے اور سب سے بڑھ کر تو جماعت احمدیہ ہے جو محبت اور پیار کی اسلامی تعلیم پھیلاتی ہے اور تمام دنیا میں ایک لگن سے اس کام پر لگی ہوئی ہے جس کے نتیجے میں امن کے جھنڈے تلے امن پھیلانے اور سلامتی بکھیرنے کے لئے لاکھوں لوگ ہر سال جماعت میں شامل ہوتے ہیں،ان کے بارے میں ہم تمہیں بتائیں بھی تو تم بالکل بھی توجہ نہیں دیتے۔ تو اس وقت میں ایسے ہی چند لوگوں کی مثالیں پیش کرتا ہوں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے

ذریعہ اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھا اور ان کے دلوں پر اثر ہوا۔ ان میں غیر مسلم بھی شامل ہیں اور مسلمان بھی شامل ہیں اور پھر بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اسلام کی خوبصورت تصویر کو دیکھ کر اسلام قبول کیا اور یہ بھی اظہار کیا کہ اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کی دنیا کو ضرورت ہے۔ میڈیا نے اسلام کے بارے میں منفی تاثر دے کر ہماری سوچوں پر تالے لگا دیئے تھے، جماعت احمدیہ نے پھر ان کی ان غلط سوچوں کو دور کیا۔ چری، بینن کے اپاسٹلک چرچ کے پادری نے وہاں مسجد کے افتتاح کے موقع پر برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج کا دن میری زندگی کا ایک عجیب دن ہے آج مسلمان اور مسیحی ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ نے ہم سب کو اکٹھا کیا ہے میں احمدیت کو سلام پیش کرتا ہوں۔

پھر انصاف پسند سیاستدان جو ہیں ان پر بھی جماعت کا ان کاموں کا بڑا اثر ہے۔ یہاں جلسے کے دنوں میں بھی آپ کے سامنے بعضوں نے اظہار کیا ہوگا۔ دنیا میں ہر جگہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جو اسلامی تعلیم پیش کرتی ہے اور جو کام کر رہی ہے جو عملی تصویر ہے اس کو دنیا میں سراہا جاتا ہے۔ جماعت کی خدمات کو لوگ پسند کرتے ہیں اور اظہار کرتے ہیں کہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔ بینن کے منسٹر آف ٹرانسپورٹ کہتے ہیں کہ احمدیت کی انسانی خدمات جو بینن میں ہیں اور جو امن کی اور محبت کی کوشش جماعت احمدیہ نے کی ہے وہ ملک بینن میں اول نمبر پر ہے۔ میں امن اور محبت کی کاوشوں میں احمدیت کی خدمات کو سلام کرتا ہوں۔

کبابیر کے مشنری لکھتے ہیں کہ چند دن قبل ہماری مسجد کے سامنے ایک یہودی ٹیچر اپنے سکول کے بچوں کو لے کر جماعت کا تعارف کرا رہے تھے۔ وہ ٹیچر غالباً عربی بھی جانتے تھے۔ ہماری مسجد کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ط۔ وہ ٹیچر ان الفاظ کا لفظی ترجمہ کر کے بچوں کو سمجھا رہے تھے کہ اس جملے کا مطلب ہے کہ جو اس میں داخل ہوگا وہ امن میں رہے گا۔ کہنے لگا اس جملے کا عملی نمونہ صرف احمدیوں کی مسجد میں ہی دیکھنے کو ملے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کی توجہ جماعت کی طرف پھیرتا ہے۔ مویونامی ایک جگہ ہے بینن میں جہاں سب مشرکین آباد ہیں۔ ہمارے مشنری وہاں تبلیغ کے لئے گئے۔ جماعت کا تعارف کرانے کے بعد انہوں نے کہا کہ اگر کسی کے ذہن میں کوئی سوال ہے تو کرے۔ اس پر ایک بزرگ کہنے لگے جب میں نے آپ کی تقریر سنی تو میرے اسلام کے بارے میں تمام خدشات دور ہو گئے اور میں پہلا شخص ہوں جو اسلام اور احمدیت کو قبول کرتا ہوں ان مشرکین میں سے۔ پھر اس کے بعد اس گاؤں سے چالیس افراد اسلام احمدیت میں داخل ہوئے اور یہاں ایک نئی جماعت قائم ہوگئی۔ فوری تبدیلی ان میں یہ پیدا ہوئی کہ رسم و رواج کو انہوں نے فوری طور پر چھوڑ دیا۔ پھر ایک دن کہنے لگے کہ احمدی ہونے کے بعد میرے جسم میں ایک نئی روح آ گئی ہے۔ میں جہاں بھی ہوں میری روح میرے ضمیر کو جگاتی ہے اور کہتی ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ تو یہ پابندی ان لوگوں میں نماز کے لئے بھی پیدا ہو چکی ہے اور کہتے ہیں اس طرح میری روح کو سکون اور جسم کو راحت ملتی ہے۔ پس ہم میں سے بھی جو نماز میں سست ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ نئے آنے والے عبادتوں کی طرف بھی رجحان رکھنے والے ہیں اور بڑی توجہ سے پڑھتے ہیں نمازیں۔

آج اسلام کی حقیقی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی دنیا کو پہنچ سکتی ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے اور کس طرح لوگوں پہ اثر ہوتا ہے۔ ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ گنی کناکری کا ہے وہاں پر موجود ہمارے ایک احمدی دوست ابوبکر صاحب نے تبلیغی نشستوں کا اہتمام کیا کہتے ہیں یہ مربی کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ان لوگوں کو پہنچایا۔ ابھی تبلیغ کا سلسلہ جاری تھا کہ وہاں ایک مولوی پہنچ گیا۔ شر پھیلانے کے لئے۔ کچھ دیر تو باتیں خاموشی سے سنتا رہا اس کے بعد بڑے غصے میں یہ کہا کہ تمہیں یہاں تبلیغ کی اجازت نہیں ہے اور میں تمہیں پولیس کے ذریعہ سے ابھی یہاں بند کرواتا ہوں۔ وہاں کے نوجوان کھڑے ہو گئے اور اس مولوی کو بڑے غصے سے کہا کہ تم تو ابھی تک ہمیں گمراہ کرتے چلے آئے ہو اس لئے فوراً یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ مولوی بڑا شرمندہ ہو کر وہاں سے گیا اور اس کے نتیجہ میں وہاں جو مجلس لگی تھی پندرہ افراد جماعت میں شامل ہو گئے۔

پھر گنی کناکری کا ہی ایک واقعہ ہے کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بیان کیا اور آپ کی آمد کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانے کی یہ علامات ہوں گی اور اس میں مسیح موعود ظاہر ہوں گے۔ تو اس غیر معمولی بات کا اثر ہوا لوگوں پر۔ مقامی لوکل مشنری نے تبلیغ جاری رکھی اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہفتے میں نہ صرف وہ گاؤں اپنے امام اور مسجد سمیت احمدیت میں داخل ہوا بلکہ قریب کے چار پانچ گاؤں بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور مزید رابطے جاری ہیں اور مسلسل ہمیں کہتے ہیں پیغام مل رہے ہیں کہ لوگ بے چینی سے حقیقی اسلام میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔

ایک جگہ ہمارے افریقہ میں ایک بک سٹال لگایا گیا قرآن کریم کی نمائش تھی۔ دو مسلمان نوجوان آئے انہیں جب احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور بتایا گیا کہ امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں اور انہیں فرنچ زبان میں کتاب صداقت مسیح موعود علیہ السلام پڑھنے کے لئے دی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زمانے کے بارے میں جو مسلمانوں کی حالت زار ہے احادیث پیش کی گئیں مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا گیا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں بتایا گیا۔ یعنی وہ حقیقی اسلام جو آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔آج تو مسلمانوں نے اس کی شکل بگاڑ دی ہے کہ اسلام کیا ہے جس میں محبت ہے امن ہے اور آشتی کی تعلیم ہے۔اس پر وہ دونوں نوجوان کہنے لگے کہ ہم عقیدے کے اعتبار سے مسلمان تو ضرور ہیں لیکن مسلمانوں کی بربریت اور دہشت گردی سے اتنے تنگ آ گئے تھے کہ ہم تو عیسائی ہونے لگے تھے لیکن اب جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر تسلی ہوئی ہے کہ اسلام ایسا نہیں جیسا یہ ملاں لوگ پیش کرتے ہیں انہوں نے ہمارا شکریہ ادا کیا ہے کہ آپ نے ہمیں عیسائی ہونے سے بچا لیا اسلام چھوڑنے سے بچا لیا۔

غیر مسلموں کے دلوں میں بھی حقیقی اسلام کو دیکھ کر اس پیغام کو پھیلانے کا شوق پیدا ہوتا ہے وہ بھی ہمارا ساتھ دینے لگ جاتے ہیں جاپان کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک بدھسٹ جاپانی ہمارے سٹال پر آئے جب انہیں اسلام کا تعارف کروایا گیا اور دیگر مذاہب کے بارے میں اسلامی تعلیم کے نمونے قرآن کریم کی آیات سے دکھائے تو انہوں نے نہ صرف ہمارا شکریہ ادا کیا بلکہ کہنے لگے کہ یہ خوبصورت تعلیم اس لائق ہے کہ دنیا کو بتائی جائے اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔چنانچہ ایک دن وہ ہمارے سٹال پر آئے اور صبح دس بجے سے شام چار بجے تک بلند آواز سے باوجود اس کے کہ وہ بدھسٹ تھے بلند آواز سے یہ اعلان کرتے رہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور فولڈر تقسیم کرتے رہے۔

اسی طرح انڈیا میں صوبہ کرناٹک میں ایک جگہ ہے گدگ میں ایک بک سٹال لگایا گیا۔اس بک سٹال پر ایک غیر مسلم دوست آئے اور بعد میں کہنے لگے کہ ہم نے اس سے قبل بھی بہت سے بک سٹال دیکھے ہیں لیکن امن اور شانتی کا پیغام کا دینے والے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے والے ایسے لوگ میں نے آج تک نہیں دیکھے۔وہ بہت متاثر ہوئے اور ہمارے اس بک سٹال سے بہت ساری کتابیں خرید کر لے گئے۔

لگزم برگ ایک شہر میں نمائش کے موقع پر جماعت کی طرف سے بک سٹال کا انعقاد کیا گیا۔نمائش کے موقع پر شہر کے میئر بھی سٹینڈ پر آئے اور مختلف کتابیں دیکھیں۔اس کے بعد لگزم برگ جماعت کے صدر نے انہیں جماعت کا مختصر تعارف کروایا ان کو ایک کتاب بھی تحفۃً دی اس پر میئر نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی بہت اچھا کام کر رہی ہے آپ کو چاہئے کہ اسلام کی اس خوبصورت تصویر کو جلد از جلد دنیا میں پھیلائیں۔

ایک دل شکستہ نومسلم کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔امیر صاحب ہالینڈ نے لکھا ہے کہ ہالینڈ کے ایک ڈچ مسلمان بلال صاحب مسلمانوں کی حالت زار دیکھ کر بہت دل شکستہ ہو گئے تھے، کہتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احمدیت کی صداقت ظاہر کی اور مجھے بیعت کرنے کی توفیق ملی۔اب میں جماعتی پروگرام میں شامل ہوتا ہوں اور روحانی طور پر ترقی محسوس کرتا ہوں جو پہلے بے چینی تھی وہ بھی ختم ہو رہی ہے۔

پھر قرآن کریم کی تعلیم کا غیروں پر کس طرح اثر ہوتا ہے یہ بھی۔کینیڈا سے ہمارے ایک دوست لکھتے ہیں داعی الی اللہ کہ ہم نے ایک تبلیغی بک سٹال لگایا ایک انگریز میاں بیوی ہمارے سٹال پر آئے، بیوی بڑی کٹر عیسائی تھی وہ اس بات پر بضد تھی کہ قرآن کریم نہیں خریدنا خاوند کو کہتی رہی۔وہ صاحب کہنے لگے کہ قرآن کریم کی کوئی ایسی بات بتائیں کہ وہ قرآن کریم لینے پر آمادہ ہو جائے۔تو کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر ہے۔ان کے بارے میں ایسی تفصیل ہے جو آپ کو بائبل میں نہیں ملے گی اور وہ جگہ نکال کر ان کے آگے رکھ دی۔ترجمہ تھا ان کی اہلیہ پڑھنے لگیں۔کچھ دیر پڑھنے کے بعد کہنے لگیں کہ واقعی بہت دلچسپ کتاب ہے۔ہم نے تو پریس میں پڑھا تھا یعنی میڈیا نے ہمیں یہ بتایا ہوا تھا اخباروں نے ہمیں یہ بتایا ہوا تھا کہ قرآن نفرت سے بھرا ہوا ہے لیکن اس میں تو عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کا بہت محبت سے ذکر کیا گیا ہے چنانچہ انہوں نے قرآن کریم خرید لیا۔چند ہفتوں کے بعد وہ دوبارہ سٹال پر سے گزرے تو شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم نے قرآن کریم پڑھا ہے، میڈیا میں اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو نفرت پھیلائی جارہی ہے اگر کوئی قرآن کریم پڑھے یا اس پر سرسری نگاہ ہی ڈال لے تو اس کی ساری غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے

بینن میں ایک بک سٹال کے موقع پر گورنمنٹ کے ایک سکول ٹیچر آئے اور جماعت کی محبت اور امن کی تعلیم پڑھی تو کہنے لگے مجھے اپنے طالبعلموں کے لئے بھی لٹریچر دیں۔میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی اس لٹریچر کا مطالعہ کریں اور معاشرہ امن اور محبت سے بھر جائے۔نیک فطرت مسلمانوں پر بھی جماعت احمدیہ کے نظام کو دیکھ کر جو عین اسلامی نظام ہے ،اثر ہوتا ہے اور پھر یہی بات ان کے لئے ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔برکینا فاسو کے مربی کہتے ہیں کہ ایک جگہ ہے سلاگو وہاں تبلیغ کے لئے گئے تو سارے مرد عورتیں تبلیغ سننے کے لئے جمع ہو گئے۔کہتے ہیں ایک دوست زکریا صاحب آئے اور کہنے لگے کہ میں نے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھی تھی کہ میں چندہ دے رہا ہوں اور ایک آواز آتی ہے کہ چندہ ایسے اسلامی گروپ کو دو جس کا ایک بیت المال ہو۔میں کافی عرصے سے یہ اسلامی گروپ ڈھونڈ رہا تھا لیکن جب مربی صاحب نے جماعت کے مالی نظام کے بارے میں بتایا تو مجھے ان الفاظ کی تعبیر مل گئی جو میں نے خواب میں سنے تھے۔چنانچہ موصوف نے اسی وقت دس ہزار فرانک سیفہ نکال کر ادا کر دئے۔جب لوگوں نے اس خواب کے بارے میں سنا اور یہ بھی دیکھا کہ

باقاعدہ چندے کی ایک رسید بک ہوتی ہے جس پر سارا ریکارڈ رکھا جاتا ہے تو بڑے متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد اس گاؤں میں 282 افراد نے بیعت کر لی اور باقاعدہ یہ سب لوگ جماعت کے چندے کے نظام میں شامل ہیں۔

گوئٹے مالا میں فلائر کی تقسیم کے دوران ایک نوجوان یوسف سے رابطہ ہوا مشن ہاؤس آئے۔ احمدیت قبول کی۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل اسلام قبول کیا تھا کہتے ہیں کہ غیر از جماعت مسجد میں جا کر دلی سکون نہیں ملا، لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کینہ اور بغض رکھتے ہیں ایک دن جب میں دعا کر کے سویا تو خواب میں ایک بزرگ دیکھے جو نہایت روحانی شکل وصورت کے مالک تھے۔ ایک راستہ ہے جس پر راکھ ہی راکھ ہے یہ بزرگ میرے سامنے چلنے لگ جاتے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ میرے پیچھے چلو اس بزرگ کے چلنے سے راکھ والا راستہ صاف ہوتا جا رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی تو انہوں نے کہا کہ یہی وہ بزرگ تھے جو انہیں خواب میں راستہ دکھا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات نے ان کو ایمان میں اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔

فرانس کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع دوست کمال صاحب نے بتایا کہ میں کئی سال سے روایتی مسلمان تھا اور علماء کی طرف سے قرآن کریم کی جو تشریحات کی جاتیں ان پر مطمئن نہیں تھا کہتے ہیں کہ ان کے بہنوئی نے ان سے جماعت احمدیہ کا ذکر کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر پڑھنے کو کہا میں نے جب تفسیر پڑھی تو میں دنگ رہ گیا کہ اتنی سادہ اور شفاف تفسیر چودہ سو سال میں سے کسی اور نے کیوں نہیں لکھی۔ اس کے بعد ایم۔ ٹی۔ اے اور انٹرنیٹ پر میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتب پڑھیں اور کئی پروگرام دیکھے۔ مجھے ایسا لگا کہ میرے ہاتھ کوئی خزانہ لگ گیا ہے اور میری روح کو آزادی مل گئی ہے۔ میرے تمام وساوس دور ہو گئے اور حقیقی اسلام کو جان لیا چنانچہ بیعت کر لی۔

دنیا کے مختلف حصوں میں جب جماعت کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچتا ہے جو محبت اور امن اور سلامتی کا پیغام ہے تو نیک فطرت اسے قبول کرتے ہیں۔ مبلغ انچارج گوئٹے مالا کے لکھتے ہیں کہ لیف لٹس کی تقسیم کے نتیجے میں 91 افراد کو قبول اسلام کی توفیق ملی۔ احمدیت قبول کرنے والوں میں ایک پادری ہیں۔ جو 33 سال تک کیتھولک چرچ اور پانچ سال پروٹسٹنٹ فرقے سے منسلک رہے اس طرح ایک اور صاحب ہیں جو میونسپلٹی میں بطور جج کے فرائض سرانجام دیتے ہیں ڈومنگو صاحب، انہوں نے قبول احمدیت کے بعد اپنے علاقہ میں ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا جس میں بڑی تفصیل سے اسلامی تعلیم بیان کی گئی سوال وجواب ہوئے۔ کہتے ہیں یہ مجلس سات گھنٹے جاری رہی مجلس کے اختتام سے قبل جملہ حاضرین نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا جن کی تعداد 89 تھی۔ ان میں مرد عورتیں سب شامل تھے۔

پس یہ پودا اسلام کا پودا ہے اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس کی آبیاری کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور تا قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پاتے ہوئے آپ کے فیض کے طفیل اللہ تعالیٰ اس کو پانی مہیا کرتا بھی رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ یہ پودا انشاء اللہ سرسبز وشاداب رہے گا۔ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانے کے لئے اور سلامتی اور محبت بکھیرنے کے لئے یہ چند واقعات میں نے پیش کئے۔ ہزاروں واقعات ہیں جو ہمارے ایمان کو تقویت بخشتے ہیں سامنے آتے رہتے ہیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینے کھولتا ہے کس طرح غیروں کے منہ سے ہمارے حق میں باتیں نکلواتا ہے کوئی افریقہ کا رہنے والا ہے تو کوئی عرب کا کوئی یورپ کا کوئی ساؤتھ افریقہ کا لیکن اثر سب پر یکساں ہے اس لئے کہ عالمگیر تعلیم صرف ایک ہی ہے اور وہ اسلام کی تعلیم ہے۔ ہر انصاف پسند چاہے وہ فوری طور پر اسلام کو قبول کرے یا نہ کرے لیکن اس بات کے کہنے پر مجبور ہے کہ دنیا کے امن کی اسلام ہی ضمانت ہے۔ کوئی انصاف پسند خود غرض مسلمان لیڈروں یا مفاد پرست شرپسند گروہوں کے عمل کو اسلام کی تعلیم کا حصہ نہیں مانتا۔ وہی اس کو کہے گا جس میں انصاف نہیں ہے۔ اسلام مخالف طاقتیں چاہے جتنا بھی اسلام کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ کریں لیکن اسلام نے ہی دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھانے ہیں اور امن اور سلامتی مہیا کرنی ہے۔ آج نہیں تو کل دنیا کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام ہی دنیا کے امن اور سلامتی کی ضمانت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اس کامیابی کا حصہ بننے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کئی گنا بڑھ کر دیکھنے والے ہوں اور اپنے عملوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے والے ہوں۔ آمین

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 11th September 2015

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

سیدنا حضور انور کی منظوری سے مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 25 جولائی تا 15 اکتوبر 2015ء اپنی ڈائمنڈ جوبلی منا رہی ہے۔